بغیر وضو طواف کیا اور اب وطن واپس آچکا ہے، تو کیا حکم ہے؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-762 تاریخ:25-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص عمرہ کرنے گیا اور اُس نے بغیر وضو عمرے کا طواف کر لیا اور اب وہ اپنے وطن واپس آچکا ہے، اب اس کے لیے کیا شرعی حکم ہو گا؟ اگر وہ دوبارہ عمرہ کے لیے جا رہا ہو، تو کیا وہ اُس طواف کو دوبارہ کر سکتا ہے یا اُس پر دم دینا ہی لازم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

طواف چاہے وہ کسی بھی قسم کا ہو اس کے لیے طہارتِ حکمیہ یعنی وضو و غسل سے ہونا واجب ہوتا ہے، لہٰذا جس شخص نے بے وضو حالت میں عمرے کا طواف کیا، تو اس کا طواف تو ادا ہو گیا، مگر طواف میں واجب طہارت کو ترک کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوا، اور اب جبکہ باوضو حالت میں اس طواف کا اعادہ کیے بغیر اپنے وطن واپس آگیا، تو اس پر ایک دم لازم ہو گیا، البتہ اگر وہ دوبارہ عمرے کے لیے جا رہا ہو، تو وہاں جا کر سابقہ بے وضو کی حالت میں کیے گئے عمرے کے طواف کا وضو کی حالت میں اعادہ کر سکتا ہے، اعادہ کر لینے کی وجہ سے دم ساقط (ختم) ہو جائے گا، لیکن بہر حال اس پر توبہ لازم ہو گی۔

نجاست حکمیہ سے پاک ہونا طواف کے واجبات میں سے ہے، اگر کوئی بے وضو حالت میں طواف کر لے تو اس کا طواف ادا ہو جائے گا، لیکن ترک واجب کی وجہ سے گنہگار ہو گا، اور اب اس طواف

کا اعادہ، یا اعادہ نہ کرنے کی صورت میں کفارہ لازم ہو گا، چنانچہ جیسا کہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے:"(واجبات الطواف)أی الافعال التی یصح الطواف بدونھاوینجبر بالدم لترکھا۔۔(الاول: الطھارۃ عن الحدث الاکبر والاصغر)۔۔۔ثم اذاثبت أن الطھارۃ عن النجاسۃ الحکمیۃ واجبۃ فلو طاف معھا یصح عندنا وعند احمدولم یحل لہ ذلک ویکون عاصیا،ویجب علیہ الاعادۃأوالجزاء ان لم یعد وھذالحکم فی کل واجب ترکہ" ترجمہ: طواف کے واجبات یعنی وہ افعال جن کے بغیر طواف صحیح ہو جاتا ہے، اور اس کے ترک کی وجہ سے دم کے ذریعے اس کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔(ان واجبات میں سے)پہلا واجب: حدثِ اصغر (یعنی بے وضو ہونے) اور حدث اکبر (یعنی حیض و نفاس اور جنابت سے)پاک ہونا ہے۔۔۔ پھر جب یہ ثابت ہو گیا کہ نجاست حکمیہ سے پاک ہونا طواف میں واجب ہے تو اگر کسی نے اسی حالت میں طواف کر لیا، تو ہمارے اور امام احمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک طواف ادا ہو جائے گا، لیکن اس کیلئے اس حالت میں طواف کرنا جائز نہیں ہو گا اور وہ گنہگار ہو گا، اور اس پر طواف کا اعادہ، اور اعادہ نہ کرنے کی صورت میں کفارہ لازم ہو گا۔ اور یہ اس ہر واجب کا حکم ہے جس کو ترک کیا ہو۔

(لباب المناسک مع شرحہ، باب انواع الاطوفۃ، صفحہ213، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

بے وضو حالت میں عمرے کا طواف کر لینے کی صورت میں ایک دم لازم ہوتا ہے، چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار اور لباب المناسک میں ہے: واللفظ للاول:"ولو طاف للعمرۃ کلہ أو أکثرہ أو أقلہ ولو شوطا جنبا أو حائضا أو نفساء أو محدثا، فعلیہ شاۃ۔ ولا فرق فیہ أی فی طواف العمرۃ بین القلیل والکثیر والجنب والمحدث لأنہ لا مدخل في طواف العمرۃ للبدنۃ ولا للصدقۃ" ترجمہ: اگر کسی نے عمرے کے طواف کے تمام یا اکثر یا اقل پھیرے جنابت یا حیض و نفاس یا بے وضو ہونے کی حالت میں کئے، تو ان تمام صورتوں میں اس پر ایک بکری لازم ہو گی اور عمرے کے طواف میں تھوڑے اور زیادہ پھیروں کا، اور جنبی اور بے وضو ہونے کی حالت میں کرنے کا کوئی فرق نہیں، (بہر صورت دم کا لازم ہونا اس وجہ سے ہے) کیونکہ عمرے کے طواف میں بدنہ اور صدقہ کا کوئی دخل نہیں۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، باب الجنایات، صفحہ663، دارالمعرفہ، بیروت)

عمرے کا طواف مکمل یا اکثر پھیرے بے وضو یا جنابت کی حالت میں کئے تو اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ کیے بغیر وطن لوٹ آیا، تو دم واجب ہو گا، چنانچہ البحر العمیق میں ہے: ”واعلم انه اذا طاف للعمرة جميع الطواف أو اكثره جنباً أو محدثاً يجب عليه اعادته، وان رجع الى اهله قبل الاعاده فعليه دم، كذا في المرغيناني“ ترجمہ: اور جان لو کہ جب کسی نے عمرے کا پورا طواف یا اس کے اکثر پھیرے جنبی یا بے وضو ہونے کی حالت میں کئے تو اس پر اعادہ واجب ہے اور اگر وہ اعادہ کرنے سے پہلے اپنے گھر لوٹ گیا تو اس پر دم لازم ہے، یونہی مرغینانی (یعنی ہدایہ) میں ہے۔ (البحر العمیق، صفحہ 1134، مؤسسة الريان)

بے وضو عمرے کا طواف کر کے وضو کے ساتھ اس کا اعادہ کر لیا، تو دم ساقط ہو جائے گا، چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”ولو طاف للعمرة جنبا أو محدثا فعليه شاة؛ لأنه ركن فيها، وإنما لا تجب البدنة لعدم الفرضية ;۔۔۔ ولو أعاد هذه الأطوفة على طهارة سقط الدم لأنه أتى بها على وجه المشروع فصارت جنايته متداركة فسقط الدم“ ترجمہ: اور اگر عمرے کا طواف جنبی یا بے وضو ہونے کی حالت میں کیا، تو اس پر دم لازم ہے کیونکہ یہ عمرے میں رُکن ہے، اور اس کی فرض نہ ہونے کی وجہ سے بدنہ واجب نہیں؛ اور اگر ان طوافوں کا طہارت کے ساتھ اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا، کیونکہ اس نے اسے مشروع طریقے پر کر لیا، تو اس کی جنایت کی تلافی ہو گئی لہٰذا دم ساقط ہو جائے گا۔

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد 1، باب الجنایات، صفحہ 162، مطبوعہ قاھرہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: ”فرض وغیرہ کوئی طواف ہو جسے ناقص طور پر کیا کہ کفارہ لازم ہوا، جب کامل اعادہ کر لیا کفارہ اتر گیا۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 761، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

27 ذی القعدۃ الحرام 1446ھ / 25 مئی 2025ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے